O

قلب کچھ تو عذاب سے سیکھا
باقی غم کے نصاب سے سیکھا

نفس کو باندھنے کا فن میں نے
آرزوؤں کے باب سے سیکھا

غیر مانوس راستوں سے گزر
منزلوں کے حساب سے سیکھا

علمِ اسباب زندگی سے ملا
پھر لدُنّی کتاب سے سیکھا

راستوں اور منزلوں کا شعور
میں نے تاویلِ خواب سے سیکھا

https://ehmad-ahmad.com/

آنکھ پر اعتبار غلطی ہے
زندگی کے سراب سے سیکھا

تارِدل چھیڑنے سے غم کانپا
جیسے دھن کو رباب سے سیکھا

بس کوئی غم نہ ہو یہی ہے خوشی
کچھ تو ہم نے عذاب سے سیکھا

زیست کا گُر فنا میں مضمر ہے
خواہشوں کے حباب سے سیکھا

جو ملنگوں سے سیکھنا تھا عماد
آج وہ اضطراب سے سیکھا

https://emad-ahmad.com/